بین المملکتی حدود میں رہتے ہوئے کس طرح اسلامی نظام حکومت کو اپنانا ہوگا۔؟ یہ اور اس قسم کے بیشمار مسائل جمعیۃ العلماء اسلام کے اکابر اور خاص طور پر اس کے اولوالعزم اور مدبر قائد مولانا مفتی محمود صاحب کے سامنے ہیں۔ اسلامی خلافت راشدہ کی آرزو اگر صرف جمعیۃ کی نہیں بلکہ تمام دردمند مسلمانوں اور جماعتوں کا مرکز تمنا ہے تو آئیے سب بڑھ کر اس حسین تصور کو جامۂ حقیقت پہنانے میں جمعیۃ العلماء اسلام کا ہاتھ بٹائیں اور اپنی تمام تعداد و قوت اور وسائل سے اسکی پشت پناہی کریں۔ اسطرح اللہ کی رحمتیں ہمارے ساتھ ہونگی۔ اس مرحلہ پر بے اختیار جی چاہتا ہے کہ اپنے محبوب قارئین کو بھی اس دعا میں شریک کرلوں۔ معزز قارئین آئیے سب بارگاہ ایزدی میں ہاتھ اٹھا کر خلوص دل سے دعا کریں کہ بارالٰہ مدتوں بعد جب تو نے اپنے بندوں کی ایک جماعت کو ایک مختصر سے خطہ میں اس نعمت سے نوازا کہ وہ وہاں تیرے دین کا بول بالا کر سکیں تو اب انہیں توفیق بھی عطا فرما کہ وہ اس پُرخطر اور سنگلاخ وادی سے سرخرو ہوکر کامیابی سے ہمکنار ہوجائیں۔ یہاں کے چپہ چپہ میں منکرات اور برائیوں کی بجائے نیکی اور بھلائی کا دور دورہ ہو۔ اگر تو نے یہ نازک ذمہ داری جمعیۃ العلماء اسلام کے کاندھوں پر ڈالنے کا فیصلہ کرلیا ہے تو اب ہر طرح ان کی دستگیری بھی فرما اور ان لاکھوں اسلام کے نام لیوا شیدائیوں کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر جو صدیوں سے خلافت راشدہ کا نمونہ اور اسلامی معاشرہ دیکھنے کو ترس رہی ہیں۔

زندگی کے مختلف شعبوں میں صدر محترم نے نہایت اہم تبدیلیوں کا اعلان کیا ہے، ان اصلاحات سے مشکلات اور خرابیوں کا کس حد تک ازالہ ہو سکے گا۔ اور اسکی شرعی یا غیر شرعی حیثیت اور موثر ہونے یا کس حد تک ہونے کے بارہ میں ہم اپنی رائے محفوظ رکھتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی کے بارہ میں اتنا عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس پالیسی سے وہ توقعات پوری نہیں ہوسکتیں جو ملک وملت کو اسلامی سانچہ میں ڈھالنے کے لحاظ سے نظام تعلیم اور تعلیم سے وابستہ کی جاسکتی ہیں۔ ہرچند کہ صدر محترم کا ارشاد ہے کہ ہم دین اسلام کی روح اور دینی اقدار کو تعلیمی نظام میں سمو دینا چاہتے ہیں۔ مگر اس کی روشنی میں جب طویل الذیل تعلیمی پالیسی پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں مایوسی ہوجاتی ہے نہ صرف بحیثیت مسلم قوم بلکہ حالیہ ذلیل ترین شکست کے بعد ایک شکست خوردہ قوم کی حیثیت سے ہمیں تعلیمی پالیسی اس بنیاد پر بنانی تھی کہ پورا تعلیمی نظام فرد اور معاشرہ کی اخلاقی اور ایمانی تربیت کا ذریعہ بن جاتا، وہ مایوسی کی بجائے ولولہ، شک اور اضطراب کی بجائے ایمان و یقین خود فراموشی کی بجائے ضبط نفس کا موجب بنتا جو ایک بلند و برتر پاکیزہ اجتماعی مقصد اور اس کے لئے والہانہ جوش اور ولولہ سے سرشار کرکے قومی یکجہتی، اتحاد اور یگانگت کا ذریعہ بن سکتا اور وہ واضح حسین اور شفاف تصور حیات قوم کے منتشر شیرازہ کو ایک لڑی میں پرو دیتا اور جو